دلکش اور فیض رساں شخصیت

قطب ربانی

حضرت ابو مخدوم شاہ سید طاہر اشرف جیلانی

مصنف

حضرت علامہ سید عظمت علی شاہ ہمدانی مدظلہ العالی

کتاب : دلکش اور فیض رساں شخصیت

مصنف : حضرت علامہ سید عظمت علی شاہ ہمدانی مدظلہ العالی

پروف : رضا احمد

ناشر : مسکن سادات اشرفیہ پبلی کیشنز، کراچی، پاکستان

قیمت :

تاریخ :

فہرست

پیشِ لفظ

اللہ رب العزت کا خاص احسان کہ جس نے اپنے بندوں میں یہ کمال رکھا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے استعمال کرتے ہیں اور نورِ الٰہی حاصل کر کے مخلوق میں ایسے تقسیم کرتے ہیں کہ اُن کے اعمال نیکیوں سے چمکتے ہیں ، سوچ، کردار اللہ کی بندگی کا کوئی موقع جانے دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے، اُن کے اس دنیا سے جانے کے بعد بھی اُن کے قبرِ انور سے رحمت و برکت کا سلسلہ جاری رہتا ہے، لاتعداد مخلوق اُس کے فیضان سے مستفیض ہوتی ہے، اور یہ سلسلہ کسی زمانے تک مقید نہیں ہوتا بلکہ قیامت تک جاری رہنے والا ہے، اللہ کے کرم سے ہم گناہگاروں کے لئے حضرت قطبِ ربانی ابو مخدوم شاہ سید طاہر اشرف جیلانی کی شخصیت آج بھی رحمت و برکت کا بہترین زریعہ ہے، آپ کی قبر انور سے آج بھی انوار و تجلیات کی بارش سے ہر کوئی فیض حاصل کرتا ہے، اپنی مرادیں پاتا ہے، اور اگر نیت مخلص ہو تو خدا تک رسائی آسان ہو جاتی ہے، علمِ ظاہری اور باطنی حاصل ہوتا ہے، آج بھی اگر ہم آپ کے مزارِ اقدس پر جاتے ہیں تو ہر شخص سکون و اطمنان حاصل کرتا ہوا نظر آتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی قربت دنیا و آخرت کا سکون ہے اور وہ صرف رجوع اللہ سے حاصل ہوتی ہے، حضرت علامہ سید عظمت علی شاہ ہمدانی مدظلہ العالی ' نے آپ کی سیرت کے کچھ اہم گوشے ذکر فرمائے ہیں ، جو میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں، یہ میں نے "ماہانہ الاشرف" سے لیا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل فرمائے

آمین

سید اظہار اشرف جیلانی

دلکش اور فیض رساں شخصیت

حضرت علامہ سید عظمت علی شاہ ہمدانی مدظلہ العالی

اللہ تعالیٰ نے اپنے برگذیدہ بندے حضرت ابومحمد شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی المعروف قطب ربانی قدس سرہ کو حسب ونسب، صورت وسیرت، حکمت ومعرفت، علم وعرفان شریعت وطریقت کی جن گوناں گوں عظمتوں، فضیلتوں، زیبائیوں، رعنائیوں سے نوازا ایسی خال خال ہی کسی ایک شخصیت میں جمع ہوسکیں ہیں۔

قطب ربانی قدس سرہ کا سلسلہ نسب ۲۶ چھبیسویں پشت میں حضرت غوث اعظم محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی رضی اللہ عنہ سے اور انتالیسویں (۳۹) پشت سے سرور کائنات فخر موجودات سیدنا محمد الرسول اللہ ﷺ سے ملتا ہے اس لحاظ سے آپ حسنی حسینی سید ہیں آپ کی ولادت بارہ ربیع الاوّل ۱۳۰۷ھ کو دہلی میں ہوئی۔ رب کریم نے آپ کی پیدائش کا کیا باسعادت دن عطا فرمایا۔ اپنے حبیب اکرم رسول اعظم ﷺ کی ولادت باسعادت کا مبارک ومسعود دن۔ میلاد النبی ﷺ کے مبارک ومسعود دن میں پیدا ہونے والے مولود مسعود کو احسن الخالقین نے صوری ومعنوی حسن و جمال سے وافر حصہ عطا فرمایا ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء وہبی وجاہتوں اور سعادتوں کے علاوہ کسبی فضیلتوں اور سعادتوں کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جانفشانہ جدوجہد کی۔

ابتدائی تعلیم اپنے والدین کریمین سے حاصل کی آپ کی والدہ ماجدہ، پاک دامن، نیک اور پرہیزگار خاتون تھیں اور والد ماجد حضرت حافظ سید حسین اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ جید عالم دین اور صوفی باصفا تھے جو مدرسہ حسین بخش میں تدریسی فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ انہوں نے اپنے ہونہار فرزند (قطب ربانی) کو اپنی نگرانی میں اسی مدرسہ میں قرآن

کریم تجوید و قراءت اور فارسی و عربی درسیات کی تعلیم دی ساتھ ہی روحانی تربیت کا سلسلہ بھی جاری رکھا اپنی نگرانی میں چلے کروائے پہلا چلہ نو سال کی عمر میں سورۂ مزمل شریف کا کرایا۔ حضرت قطب ربانی نے اپنے عظیم والد ماجد سے تعلیم و تربیت کے علاوہ جید علماء کرام سے علوم عربیہ دینیہ کی تحصیل کے بعد معروف مفتی و محدث علامہ حبیب احمد علوی قدس سرہ سے دورہ حدیث شریف کی تکمیل کی علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد معارف باطنی کی تحصیل کا سلسلہ جاری رکھا۔ مجاہدات و ریاضات میں مشغول رہے حضرت سید احمد حسین الملقب حضرت کمبل پوش رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی کشمیر کے دشوار گزار پہاڑوں میں چلہ کشی میں مصروف رہے۔ حضرت کمبل پوش رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو بیعت نہیں کیا بلکہ مرشد کامل کی بشارت دی کچھ دنوں بعد سلسلہ اشرفیہ کے عظیم شیخ طریقت شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی المعروف اشرفی میاں قدس سرہ نے آپ کو بیعت سے مشرف فرمایا اور سلسلہ چشتیہ قادریہ اشرفیہ اور دیگر سلاسل کی اجازت و خلافت عطا فرمائی۔

حضرت قطب ربانی نصف صدی تک ہندوستان کے اطراف و اکناف کے دورے کر کے ہزاروں غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام کرنے اور مسلموں کو صراط مستقیم پر گامزن رکھنے میں کوشاں رہے ۔ ۱۹۴۶ء میں تاریخی بنارس سنی کانفرنس میں شرکت کر کے ممتاز علماء و مشائخ اہل سنت کے ساتھ پاکستان کی تائید و حمایت میں مثالی کردار ادا کیا۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۷ء میں ہجرت کر کے کراچی میں سکونت اختیار کی اور فردوس کالونی میں مسکن سادات اور خانقاہ اشرفیہ قائم کر کے دعوت و ارشاد، رشد و ہدایت اور خدمتِ خلق کا سلسلہ جاری کیا جو حسن و خوبی سے جاری ہے اور خلق کثیر فیضیاب ہو رہی ہے۔ حضرت قطبِ ربانی نسباً جیلانی اور نسبتاً اشرفی سمنانی ہیں آپ کے روحانی مورث اعلیٰ قدوۃ الکبریٰ

محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ (متوفی ۸۳۲ھ) اور مجھ عاجز کے مورث اعلیٰ عروۃ وثقیٰ محبوبِ صمدانی امیر کبیر سید علی ہمدانی قدس سرہ (متوفی ۷۸۶ھ) ہمعصر اور دونوں عظیم شخصیتوں میں مثالی رفاقت رہی۔ حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ڈاکٹر مظاہر اشرف جیلانی نے عروۃ الکبریٰ سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی سوانح عمری ''لطائف اشرف'' کے نام سے تصنیف کی ہے اس میں حضرت سید علی ہمدانی قدس سرہ کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

''لطائفِ اشرفی'' میں اکثر سید علی ہمدانی کا ذکر آیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت قدوۃ الکبریٰ اور سید علی ہمدانی میں کس قدر رفاقت تھی۔ حضرت فرماتے ہیں کہ سید علی ہمدانی علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے ان کی تصنیفات بہت مشہور ہیں کتاب اسرار النقط و شرح اسماء الله و شرح فصوص الحکم و شرح قصیدہ حمزیہ وفارضیہ حضرت قدوۃ الکبریٰ فرماتے تھے کہ اس فقیر درویش نے روئے زمین کی سیر کی اور ایک مرتبہ علی ثانی علی ہمدانی کے ساتھ زمین کے چہار گوشے دیکھے (عالم اسلامی) اور اکابر مشائخ سے ملاقات کی اور سید علی ہمدانی سے راہِ سلوک کے بہت سے فائدے حاصل کیے۔ حضرت سید علی ہمدانی نے ایک مرتبہ فرمایا کہ: ''میں نے چودہ سو (۱۴۰۰) اولیاء اللہ سے فائدہ اُٹھایا ہے اس میں سید اشرف تمہارا بھی حصہ ہے''۔

(لطائفِ اشرف، ص: ۱۶۸)

حضرت قدوۃ الکبریٰ حضرت سید علی ہمدانی کے متعلق فرماتے تھے کہ وہ علوم سینہ وسفینہ کے سنگھم تھے میں نے ان سے فوائد سلوک وحقائق ودرویشی اور وجد ذوق اتنے سیکھے ہیں اگر میرا ہر بال منہ سے بولے تب بھی ان کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا۔ انہوں نے تین بار

روئے زمین کا سفر کیا۔ چنانچہ انہی کے ساتھ حضرت مکہ مکرمہ سے روانہ ہوکر مدینۃ الاولیاء مصر میں تشریف لائے۔ جبل مدینۃ الاولیاء (یہ پہاڑ ہے) بتایا جاتا ہے کہ یہ مشہور تھا کہ جس صوفی کو راہِ سلوک میں کامیابی نہیں ہوتی تھی یا منازل طے نہ ہوتی تھیں وہ یہاں آکر چلہ کرتا تو کامیاب ہوجاتا یہ پہاڑ مصر میں واقع ہے چنانچہ حضرت قدوۃ الکبریٰ اور حضرت سید علی ہمدانی مع اپنے رفقاء کے اس پہاڑ پر تشریف لے گئے تاکہ وہاں صوفیاء سے ملاقات کی جائے۔ لطائفِ اشرفی میں لکھا ہے کہ "اس پہاڑ پر آپ کی تقریباً چارسو (۴۰۰) صفیاء سے ملاقات ہوئی" (لطافِ اشرفی ۶۱) ناشر مکتبہ سمنانی فردوس کالونی، کراچی۔

حضرت سید علی ہمدانی اور حضرت سید اشرف سمنانی میں کئی قدریں مشترک ہیں دونوں عظیم شخصیتوں کا آبائی وطن ایران ہے ہمدان بھی ایران کا قدیم شہر ہے اور سمنان بھی ایران کا قدیم شہر ہے دونوں شہروں کی تاریخ بھی قدیم ہے اور دونوں شہروں میں خلفائے راشدین کے دور میں اسلام کی اشاعت و ترویج کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا چنانچہ سمنان میں پہلی مسجد جو جامع مسجد سمنان کے نام سے معروف ہے۔ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے دور سے منسوب ہے جس میں بعد میں مختلف حکومتوں کی طرف سے اضافے اور تجدید کا کام ہوتا رہا۔ قرنِ اولیٰ ہجری سے یہاں سادات کی آمد شروع ہوگئی تھی اسی سرزمین میں آٹھویں صدی ہجری میں سید اشرف پیدا ہوئے جو بعد میں قدوۃ الکبریٰ محبوبِ یزدانی غوث العالم جہانگیر اُوحدالدین کے القابات و منصب سے نوازے گئے۔ (لطائفِ اشرف ص ۱۰، ۱۱)

ہمدان امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں حضرت حذیفہ اور حضرت نعیم رضی اللہ عنہما نے فتح کیا تھا۔ امیر المؤمنین نے فتح کی خبر سنی تو خوش ہوکر فرمایا: اللہ اکبر

حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ ہمدان دار السنۃ تھا جہاں ۲۰۰ھ سے برابر علماء ہوتے چلے آئے ہیں تا آنکہ ابو العلاء عطاء اور ان کی اولاد جیسے حفاظ حدیث تک سلسلہ چلا گیا۔ یہاں کے محدثین سے امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک فقیہ محدث مرار بن حمد یہ الثقفی ابو احمد الہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث روایت کی ہے۔ یہاں دنیائے اسلام کی عظیم شخصیتیں آسودۂ خواب ہیں جن میں رسول مقبول ﷺ کے جلیل القدر صحابی ابو دجانہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ہادی بن حضرت امام زین العابدین بن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم، حضرت مولانا محمد طالشی (مرید حضرت امیر کبیر) شرف الدین محمود صاحب نزول السائرین شرح منازل السائرین (متوفی ۷۴۳ھ) عین القضاۃ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۲۵ھ) بابائے طب شیخ الرئیس ابن سینا اور بابا طاہر کے نام سرفہرست ہیں۔ اس تاریخی شہر میں بروز پیر ۱۲ / رجب ۷۱۴ھ کو حاکم وقت سید شہاب الدین ہمدانی کے ہاں عالم اسلام کے ایک عظیم محسن کی ولادت ہوئی جن کا نام علی رکھا گیا جو بعد میں عروۃ وثقیٰ، قطب الاقطاب، محی الشریعہ والطریقہ والحقیقہ محبوبِ صمدانی علی ثانی امیر کبیر مرشدِ مینونظیر کے القابات و مناصب سے نوازے گئے (سالار عجم) حضرت علی شاہ ہمدانی کو شاہ ہمدان اور حضرت سید اشرف سمنانی کو شاہ سمنان بھی کہا جاتا ہے۔ دونوں حسنی حسینی سید ہیں دونوں عظیم شخصیتوں نے عارف و عالم ربانی رکن الملت والدین احمد بن محمد المعروف علاء الدولۃ سمنانی قدس سرہ سے تعلیم و تربیت حاصل کی اور اکتساب فیض کیا۔ دونوں نے بادشاہی و حکمرانی ترک کر کے فقر و درویشی اختیار کی۔ حضرت شاہ ہمدان کی منقبت میں میرا یہ شعر دونوں پہ صادق آتا ہے۔

جس نے ٹھکرائی حکومت ، بادشاہی ، سلطنت
جس نے پائی فقر و درویشی میں عز و تمکنت

دونوں نے اطراف واکنافِ عالم میں نورِ اسلام پھیلایا اور بندوں کا اپنے رب سے ٹوٹا ہوا رشتہ جوڑا اور قلب واذہاں کو نورِ ایمان وعرفان سے منور کیا۔ حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کا سلسلۂ نسب حضرت غوث اعظیم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے ملت ہے اور فقیر عظمت ہمدانی کا سلسلۂ نسب والد ماجد کی جانب سے حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی قدس سرہ سے اور والدہ ماجدہ کی جانب سے حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے ملتا ہے حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کا علماء ومشائخ سے گہرا تعلق تھا قیام پاکستان سے پہلے دہلی میں اور قیام پاکستان کے بعد کراچی میں جن علماء کرام سے آپ کا بہت قریبی تعلق تھا ان سے بعض حضرات سے مجھ عجز کو بھی نسبت وتعلق کا شرف وسعادت نصیب ہے۔

صدرالافاضل فخر الاماثل شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۳٦۷ھ/۱۹۴۸ء):

حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ سے حضرت صدرالافضل کو بہت عقیدت ومحبت تھی اس لیے کہ آپ کو مرجع المشائخ اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین الاشرفی الجیلانی المعروف اشرفی میاں سے اجازت وخلافت ہے اور حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کو بھی حضرت اشرفی میاں سے بیعت واجازت وخلافت کا شرف حاصل ہے۔ مجھ عاجز کو اجازت وخلافت سندِ حدیث شریف بھی اور اجازت وخلافت بھی سیدی ضیاء الامت حضرت علامہ جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری قدس سرہ سے حاصل ہے۔ میرے معلم ومربی بھی اور شیخ صحبت وتربیت واجازت بھی سیدی ضیاء الامت قدس سرہ ہیں اور آپ کو اجازت وسندِ حدیث شریف حضرت صدرالافاضل قدس سرہ نے فرمایا: ”میں آج مطمئن ہوں کہ میرے پاس دینی علوم اور حدیثِ طیبہ کی جو امانت تھی وہ میں نے موزوں فرد تک پہنچا دی ہے“۔ مجھے اجازت وسندِ حدیث

شریف سیدی ضیاء الامت قدس سرہ نے حضرت صدرالافاضل قدس سرہ کے واسطے عطا فرمائی۔

مجاہدِ ملّت حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء):

حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کو حضرت مولانا بدایونی سے خاص محبت تھی آپ اپنے ہاں ہر تقریب میں مولانا بدایونی کو مدعو کرتے اور مولانا بدایونی کو بھی حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ سے بہت عقیدت تھی اور آپ کا بہت احترام کرتے ۔مولانا بدایونی مجھ عاجز اور برادر بزرگوارم سید ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی سے بھی بہت شفقت ومحبت فرماتے ۔

تاج العلماء مولانا مفتی محمد عمر نعیمی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء):

حضرت قطبِ ربانی تشنگانِ علوم شریعت کو تاج العلماء کی خدمت میں بھیجا کرتے اور تاج العلماء تشنگانِ معارف روحانیت کو حضرت قطبِ ربانی کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے۔

حضرت مولانا ڈاکٹر فضل الرحمن انصاری قادری علیہ الرحمہ (متوفی ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء):

عالمی مبلغ اسلام علامہ شاہ عبد العلیم صدیقی علیہ الرحمہ کے داماد اور خلیفہ اور قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ کے بہنوئی علامہ ڈاکٹر فضل الرحمن انصاری قادری علیہ الرحمہ کو بھی حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ سے بہت محبت وعقیدت تھی اور حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ بھی ان سے بہت محبت وشفقت فرماتے ۔ ڈاکٹر انصاری نے عالمی سطح پر تبلیغ و دعوت اسلام کے لیے الوفاق العالمی للدعوۃ الاسلامیہ اور اس کے تحت ناظم آباد کراچی میں المرکز الاسلامی اور جامعہ علیمیہ اسلامیہ قائم کیا تھا۔

مفتی اعظم آزاد کشمیر حضرت مولانا مفتی غلام قادر کشمیری علیہ الرحمہ (متوفی ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء):

حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ اور مفتی غلام قادر کشمیری کا آپس میں محبت وعقیدت کا گہرا

تعلق تھا مفتی صاحب کو بھی حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ سے بہت عقیدت ومحبت تھی اور حضرت قطب ربانی قدس سرہ بھی مفتی صاحب پر خصوصی شفقت وعنایت فرماتے اور اپنی ہر تقریب میں ان کو مدعو کرتے۔ اگر کسی تقریب میں مفتی صاحب کسی وجہ سے نہ آپاتے تو حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ اپنے مریدین میں سے کسی کو بھیج کر ان کی خیریت دریافت فرماتے۔ مفتی صاحب مجاہدِ ملّت مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق خاص اور دست راست تھے ان کا چولی دامن کا ساتھ تھا۔

حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ صوری ومعنوی اعتبار سے ایک دل کش اور فیض بخش شخصیت تھے مجھے ان کی زیارت تو نصیب نہیں ہوئی انہوں نے ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء میں اس عالم فانی سے اس عالم جاویدانی کی جانب رحلت فرمائی اور مجھ عاجز کی ۱۳۸۵ھ ۱۹۶۵ء میں کراچی آمد ہوئی لیکن آپ کی صورت وسیرت کے بارے میں جو کچھ پڑھا اور سنا خاص طور سے حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی دلکش اور فیض بخشی کی جو منظر کشی کی ہے۔ ''بلند قامت، بادامی آنکھیں، رنگ گندمی، جسم فربہ، باوقار نورانی چہرا اس پر سنہری عینک، نفیس لباس، سفید کرتا، نیلا تہبند، سر پر تاج نما خاندانی عمامہ، اس پر عبا، قبا اور عصا نور علیٰ نور۔ وہ جلال و جمال کا پیکر تھے خود ولی اور ولیوں کی اولاد خود مرشد اور کامل مرشد کے مرید وخلیفہ''۔ اس کا مظہر آپ کے فرزند ارجمند اور جانشین اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی کو پایا آپ سے شرفِ ملاقات رہا اور انس ومحبت کا تعلق رہا۔ حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کے فرزندِ اصغر الحاج ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی سے زیادہ قربت ومحبت رہی آپ کراچی ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی میں اقامت کے دوران جامع قمر الاسلام میں مجھ عاجز کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا

فرمایا کرتے بہت شفقت وعنایت فرماتے شاہ سمنان کانفرنس میں مدعوفرما کرتقریر بھی کرواتے۔

حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کے پوتے اور دوسرے سجادہ نشین شیخ طریقت حضرت علامہ ڈاکٹر سید ابوالمکرم سید محمد شرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی زیب سجادہ درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی سے بھی یہ رشتہ انس و پیار اور خلّت ومحبت خوشگوار انداز میں استوار ہے۔ درگاہ اشرفیہ کے اعراس کی تقریبات میں بہت محبت سے مدعوفرماتے ہیں اور میں عاجز فرزندان اورعزیزان کے ہمراہ محبت سے شرکت کرتا ہوں شاہ ہمدان ٹرسٹ انٹرنیشنل کے تحت عرس السیدین کی تقریبات میں ہم آپ کومحبت سے مدعوکرتے ہیں اور آپ شفقت فرماتے ہوئے تقریبات کی زینت بنتے ہیں اور شیرین ودلنشین اور دل کش وکیف بخش خطابات سے نوازتے ہیں۔ الحمد للہ! تقریبات سات سو سال قبل حضرت محبوبِ صمدانی قطب الاقطاب امیر کبیر سید علی ہمدانی قدس سرہ اور محبوبِ یزدانی قدوۃ الکبریٰ مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے مابین قائم شدہ رشتہ و پیار اور خلّت ومحبت سات صدیوں پر پھیلا ہوا ہے ان کی نیک بخت اولاد میں قائم ودائم جاری وساری اور روز افزوں ہے۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ خلّت ومحبت کوقائم ودائم رکھے اور وللآ خرۃ خیر لك من الاولی اور یقینا (ہر) بعد کی گھڑی آپ کے لیے پہلے سے (بدرجہا) بہتر ہے۔ کا مصداق اس میں اضافہ فرماتا رہے۔

رشتہ یہ خلّت کا بڑھتا ہی رہے
اور دل تسکین پاتا ہی رہے

اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک ہے۔ترجمہ: گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیز گاروں کے (انہی کی دوستی اور ولایت کام آئے گی) کے مطابق یہ رشتہ خّلت آخرت میں بھی قائم رہے گا اور کام آئے گا۔

بفضل اللہ تعالیٰ و کرمہ والصلوٰۃ و السلام علی حبیبہ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحبہ۔

شیخ کا لباس

شیخ سے عقیدت ومحبت کے عنوان پر گفتگو کرتے ہوئے۔حضرت قطبِ ربانی ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی قدس سرہ النورانی نے فرمایا:

طالب صادق کو اپنے شیخ سے جتنی محبت زیادہ ہوگی وہ اتنا ہی فیض حاصل کرے گا۔ شیخ کی اتباع کو اپنے اوپر لازم کرلے اور اس کے حکم کو بجالانے کی کوشش کرے اگر شیخ اپنا لباس یا کوئی اور چیز عطا کرے تو اسے نہایت ادب واحترام سے رکھے۔اپنے اوراد و وظائف اور معمولات کے وقت اس لباس کو استعمال کرے تاکہ خشوع وخضوع پیدا ہو۔بعض حضرات بزرگانِ دین کے ان تبرکات کی قدر نہیں کرتے اسی لیے وہ فیض سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بزرگانِ دین کی استعمال کردہ اشیاء یعنی ان کے تبرکات باعث برکت ہوتے ہیں۔(ملفوظات قطبِ ربانی قدس سرہ)

دلکش اور فیض رساں شخصیت

الجامعة المخدومية الاسلامية

Quran 'wa' Hadith

+923342986859